میت کا سننا

اس عقیدے کے بارے میں 4 آیتیں اور 7 حدیثیں ہیں، آپ ہر ایک کی تفصیل دیکھیں

مردے سنتے ہیں یا نہیں، یہ مسئلہ ایک دلدل ہے، یہاں مردے کے سننے کے سلسلے میں تین مسلک ہیں، اور تینوں کے پاس آیت اور حدیث کی دلیل ہے

[۱]۔۔۔ ایک رائے یہ ہے کہ مردے نہیں سنتے

[۲]۔۔۔دوسری رائے یہ ہے کہ مردے سنتے ہیں

[۳]۔۔۔اور تیسری رائے یہ ہے کہ ہر بات کو تو نہیں سنتے، ہاں اللہ جس بات کو سنانا چاہتے ہیں وہ فرشتوں کے ذریعہ، یا کسی اور ذریعہ سے سنوا دیتے ہیں۔

نوٹ: جب میت کے سننے میں ہی اختلاف ہے، تو اس کی کیسے اجازت دی جا سکتی ہے کہ آدمی نبیوں اور ولیوں سے اپنی ضرورت پوری کرنے کے لئے کہے، اور انکو حاجت روا کہہ کر پکارے !

[ا]۔جو حضرات کہتے ہیں کہ مردے نہیں سنتے ہیں

اس کے لئے آیتیں یہ ہیں

1۔انک لا تسمع الموتی و لا تسمع الصم الدعاء اذا ولوا مدبرین۔(آیت ۸۰،سورت النمل ۲۷)۔ترجمہ۔یقینا تم مردوں کو اپنی بات نہیں سنا سکتے،اور نہ تم بہروں کو اپنی پکار سنا سکتے ہو،جب وہ پیٹھ پھیر کر چل کھڑے ہوں

2۔فانک لا تسمع الموتی و لا تسمع الصم الدعاء اذا ولوا مدبرین۔(آیت ۵۲،سورت الروم ۳۰)۔ترجمہ۔اے پیغمبر!تم مردوں کو اپنی بات نہیں سنا سکتے،اور نہ تم بہروں کو اپنی پکار سنا سکتے ہو،جب وہ پیٹھ پھیر کر چل کھڑے ہوں۔

3۔و ما یستوی الاحیاء و لا الاموات ان اللہ یسمع من یشاء و ما انت بمسمع من فی القبور۔(آیت ۲۲،سورت فاطر ۳۵)۔ترجمہ۔زندہ لوگ اور مردے برابر نہیں ہو سکتے،اور اللہ تو جسکو چاہتا ہے بات سنا دیتا ہے،اور تم ان کو بات نہیں سنا سکتے جو قبروں میں پڑے ہیں

ان 3 آیتوں میں حضورؐ سے یہ کہا کہ آپ مردے کو نہیں سنا سکتے،ہاں اللہ جس کو چاہے سنا سکتے ہیں

اس آیت،نمبر ۲۲/ ۳۵ سے ایک بزرگ نے یہ استدلال کیا ہے کہ ہم مردے کو نہیں سنا سکتے،ہاں اللہ جسکو چاہے سنا سکتے ہیں

حضرت عائشہؓ اسی بات کی قائل تھیں کہ مردے نہیں سنتے،اور حضورؐ نے جو سنایا تھا وہ معجزہ کے طور پر صرف اسی وقت سنایا تھا،ہمیشہ نہیں سنا سکتا،اسی لئے اس حدیث میں،یسمع الآن،یعنی ابھی وہ سن

رہے ہیں کالفظ موجود ہے چنانچہ حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ مردے نہیں سنتے ہیں، اوراس کے لئے {انک لا تسمع الموتی} والی آیت پڑھی۔

حدیث یہ ہے۔

1۔عن ابن عمر قال وقف النبی ﷺ علی قلیب بدر فقال ھل وجدتم ما وعد ربکم حقا؟ ثم قال انھم الآن یسمعون ما اقول، فذکر لعائشة فقالت انما قال النبی ﷺ انھم الآن لیعلمون ان الذی کنت اقول لھم ھو الحق، ثم قرأت {انک لا تسمع الموتی} (آیت ۸۰، سورت النمل ۲۷) حتی قرأت الآیة۔ (بخاری شریف، کتاب المغازی، باب قتل ابی جہل، ص ۶۷۱، نمبر ۳۹۸۰/۳۹۸۱)

ترجمہ۔حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ حضورؐ بدر کے کنویں پر کھڑے ہوئے، اورکفار مکہ سے یہ کہا کہ تمہارے رب نے جوتم سے وعدہ کیا، کیوتم نے اس کوحق پایا؟ پھرآپ نے ارشادفرمایا کہ وہ ابھی میری بات سن رہے ہیں، اس کا تذکرہ حضرت عائشہؓ کے سامنے ہواتوانہوں نے فرمایا کہ، حضورؐ نے فرمایا کہ ابھی جوکچھ کہہ رہا ہوں وہ ابھی جانتے ہیں کہ میں جوکچھ کہہ رہا تھا وہ حق ہے۔پھر حضرت عائشہؓ نے استدلال کے طورپر {انک لا تسمع الموتی}، والی آیت پڑھی جس میں ہے کہ آپ مردے کونہیں سناسکتے۔

اس حدیث میں حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ یہ نہیں ہے کہ مردے سنتے ہیں، بلکہ حضورؐ نے یوں فرمایا کہ میں جوکچھ میں کہتا تھا، بدر کے کنویں والے ابھی یقین کررہے ہیں کہ میں سچ کہتا تھا۔

اس کی تائید حضرت قتادہؒ کی اس تاویل سے بھی ہوتی ہے۔

2۔عن ابی طلحہ ان نبی اللہ ﷺ امر یوم بدر ۔۔۔ فقذفوا فی طوی من اطواء بدر

۔۔۔فجعل ینادیھم باسمائھم و اسماء آباھم۔۔۔۔فقال عمر یا رسول اللہ ما تکلم من اجساد لا ارواح لھا، فقال رسول اللہ ﷺ و الذی نفس محمد بیدہ ما انتم بأسمع لما اقول منھم۔ قال قتادۃ أحیاھم اللہ حتی اسمعھم قولہ توبیخا و تصغیرا و نقمۃ و حسرۃ و ندما۔ (بخاری شریف، کتاب المغازی، باب قتل ابی جہل، ص ۶۷۱، نمبر ۳۹۷۶)

ترجمہ۔حضورؐ نے جنگ بدر کے دن۔۔۔کفار مکہ کے مردوں کو کنویں میں ڈلوا دیا۔۔۔ آپؐ نے اس کا اور اس کے باپ کا نام لیکر پکارا۔۔۔تو حضرت عمرؓ فرمانے لگے جس جسم میں روح نہیں ہے، حضور آپ اس سے بات کرر ہے ہیں؟ تو اپؐ نے فرمایا کہ جس کے قبضے میں محمدؐ کی جان ہے، جو کچھ میں کہہ رہا ہوں ان سے زیادہ سننے والے نہیں ہو

حضرت قتادہ کہتے ہیں کہ اللہ نے ان مردوں کو زندہ کیا تا کہ حضورؐ کی بات کو سن لے، ڈانٹنے کے طور پر ،حقیر کرنے کے طور پر، سزا دینے کے طور پر، اور شرمندہ کرنے کے طور پر

حضرت قتادہؒ کی تاویل سے لگتا ہے کہ مردے تو سنتے نہیں ہیں، لیکن کفار قریش کو اللہ نے زندہ کیا اور انکو شرمندہ کرنے کے لئے حضورؐ کی بات کو سنایا، اس لئے یہ حضورؐ کا ایک معجزہ ہے، عام حالات میں مردے نہیں سنتے۔

ان 3 آیت اور 2 حدیث سے یہ پتہ چلتا ہے کہ مردے نہیں سنتے ہیں

[۲]۔ جو لوگ کہتے ہیں کہ قبر والے سنتے ہیں

انکی دلیل یہ احادیث ہیں

3۔ ان ابن عمر اخبرہ قال اطلع النبی ﷺ علی اهل القلیب فقال : وجدتم ما وعد ربکم حقا؟ فقیل له أتدعون أمواتا، فقال ما انتم باسمع منهم و لکن لا یجیبون۔ (بخاری شریف، باب ما جاء فی عذاب القبر، ص ۲۲۰، نمبر ۱۳۷۰)

ترجمہ۔ حضور ؐ بدر کے کنوں والوں کے پاس تشریف لائے اور کہا: تمہارے رب نے جو تم سے وعدہ کیا تھا، کیوتم نے اس کو حق پایا؟، آپؐ سے لوگوں نے پوچھا، کہ کیا آپ مردوں کو پکار رہے ہیں؟ تو آپ نے فرمایا کہ تم بھی اس سے زیادہ سننے والے نہیں ہو، لیکن وہ اب جواب نہیں دے سکتے۔

اس حدیث میں ہے کہ مردے سنتے ہیں۔

4۔ عن انس رضی اللہ عنہ عن النبی ﷺ قال العبد اذا وضع فی قبرہ و تولی و ذهب اصحابه حتی انه لیسمع قرع نعاله اتاه ملکان فأقعدانه فیقولان له ما کنت تقول فی هذا الرجل محمد ﷺ فیقول أشهد انه عبدالله و رسوله۔ (بخاری شریف، باب المیت یسمع خفق النعال، ص ۲۱۳، نمبر ۱۳۳۸)

ترجمہ۔ حضور ؐ نے فرمایا کہ بندہ جب قبر میں لٹایا جاتا ہے، اور اس کے ساتھی واپس آجاتے ہیں یہاں تک کہ جب مردہ جوتے کی آواز سنتا ہے تو اس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں، اور اس کو بیٹھاتے ہیں، اور پوچھتے ہیں کہ اس آدمی محمد ﷺ کے بارے میں تم کیا کہتے ہو، تو وہ جواب دیتا ہے کہ میں گواہی

دیتا ہوں کہ یہ اللہ کا بندہ اور رسول ہیں۔

اس حدیث میں ہے کہ مردہ جوتے کی آواز سنتا ہے ،

5۔عن ابی هریرة۔۔۔عن النبی ﷺ قال من صلی علی عند قبری سمعته و من صلی علی نائیا ابلغته۔ (بیہقی فی شعب الایمان، باب فی تعظیم النبی ﷺ و اجلالہ و توقیرہ، ج ثانی، ص ۲۱۸، نمبر ۱۵۸۳)

ترجمہ۔حضور ؐ سے روایت ہے کہ کوئی میری قبر کے پاس درود بھیجتا ہے تو میں اس کو سنتا ہوں، اور جو دور سے درود بھیجتا ہے تو وہ مجھکو پہنچا دیا جاتا ہے

اس حدیث میں ہے کہ میری قبر کے پاس درود بھیجے تو میں اس کو سنتا ہوں، اور دور سے درود بھیجے تو مجھے پہنچایا جاتا ہے۔

[۳]۔ جولوگ کہتے ہیں کہ خود تو نہیں سنتے لیکن اللہ جتنا چاہے تو سنا دیتے ہیں

ان کے دلائل یہ ہیں

4۔ و مایستوی الاحیاء و لا الاموات ان اللہ یسمع من یشاء و ما انت بمسمع من فی القبور۔ (آیت ۲۲،سورت فاطر ۳۵)

۔ترجمہ۔ زندہ لوگ اور مردے برابر نہیں ہو سکتے ، اور اللہ تو جسکو چاہتا ہے بات سنا دیتا ہے، اور تم ان کو بات نہیں سنا سکتے جو قبروں میں پڑے ہیں

اس آیت میں ہے کہ قبروں میں جو لوگ ہیں ان کو اللہ چاہے تو سنا دیتے ہیں، حضور آپ نہیں سنا سکتے

6۔عن اوس ابن اوس قال قال النبی ﷺ ان من افضل ایامکم یوم الجمعة فاکثروا علی من الصلوة فیه فان صلوتکم معروضة علی، قال فقالوا یا رسول اللہ !و کیف تعرض صلاتنا علیک و قد ارمت ؟ قال یقولون بلیت ۔قال ان اللہ حرم علی الارض أجساد الانبیاء ﷺ

۔(ابوداود شریف، باب فی الا استغفار، ص ۲۲۶ ،نمبر ۱۵۳۱/ابن ماجۃ شریف، باب فی فضل الجمعۃ ،ص ۱۵۲،نمبر ۱۰۸۵)

ترجمہ۔آپ ؐ نے فرمایا کہ تمہارا سب سے اچھا دن جمعہ کا دن ہے، اس لئے اس دن مجھ پر زیادہ سے زیادہ درود بھیجا کرو، اس لئے کہ تمہارا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے، لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ آپ تو بوسیدہ ہو چکے ہوں گے آپ پر ہمارا درود کیسے پیش کیا جائے گا ۔راوی کہتے ہیں کہ شاید بلیت ، کا لفظ

کہا۔آپ ؐ نے فرمایا کہ اللہ نے زمین پر انبیاء کے جسم کو حرام کر دیا [زمین انبیاء کے جسم کو کھا نہیں سکتی]
اس حدیث میں ہے کہ حضورؐ پر درود شریف پیش کیا جاتا ہے، وہ دور سے نہیں سنتے، بلکہ سنایا جاتا ہے۔

7۔عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ ﷺ لا تجعلوا بیوتکم قبورا و لا تجعلوا قبری عیدا و صلوا علی فان صلوتکم تبلغنی حیث کنتم۔ (ابو داود شریف، باب زیارۃ القبور، ص ۲۹۶، نمبر ۲۰۴۲)

ترجمہ۔حضور ؐ نے فرمایا کہ اپنے گھروں کو قبر کی طرح مت بناؤ، اور میری قبر کو عید کی طرح مت بناؤ، ہاں مجھ پر درود بھیجا کرو، اس لئے کہ تم کہیں بھی ہو تمہارا درود مجھ کو پہنچایا جاتا ہے۔
ان احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ حضور براہ راست نہیں سنتے، بلکہ انکو سنایا جاتا ہے، اور ان پر درود پیش کیا جاتا ہے۔

ایک استاذ کی رائے

میرے ایک استاذ یہ فرماتے تھے کہ دونوں حدیثوں اور آیتوں کو ملانے سے یہ پتہ چلتا ہے کہ مردہ خود تو نہیں سنتا، البتہ اللہ جس چیز کو سنانا چاہتا ہے، اس کو سنا دیا جاتا ہے۔ یہ اسلم طریقہ ہے، اور دونوں قسم کی آیتوں کو جامع ہے۔ واللہ اعلم۔

اس عقیدے کے بارے میں 4 آیتیں اور 7 حدیثیں ہیں، آپ ہر ایک کی تفصیل دیکھیں